

رمضان آگیا اور مسلمانوں نے روزہ بھی رکھنا شروع کر دیا... لیکن ٹھہریے! چند سوالات پردہ ذہن پر ابھر رہے ہیں اللہ کے جوابات دیتے جائیں کیونکہ انہیں میں آپ کے صیام و قیام کی حقیقت سچسی ہوئی ہے:

1/ کیا آپ صیام کی نیت سے قبل قبروں، مزاروں اور خانقاہوں میں انجام دئے جانے والے اعمال کو دین سمجھتے ہیں یا انہیں شرک و بدعت سمجھتے ہیں؟ اور اگر آپ بھی اللہ میں ملوث ہیں تو اللہ سے توبہ کرنے کا عزم کیا ہے یا اسے بھی دین سمجھ کر انجام دے رہے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو پھر روزہ آپ کی زندگی کے لئے بے اثر ہے، کیونکہ شرک و بدعت اور توحید و سنت کا ایک دل میں اجتماع نہیں ہو سکتا۔

2/ کیا آپ نے سود، رشوت، دھوکہ، چوری، دوسروں کی ملکیت پر سینہ زوری، کمزوروں پر ظلم اور حرام کاموں سے پرہیز کرنے کا عزم کیا ہے؟ اگر آپ کی زندگی سے اللہ سب کا تعلق ہے تو پھر صیام و قیام سے آپ کیسے فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟

3/ اللہ کو قلب سلیم چاہئے یعنی ایسا دل جو کفر و شرک اور نفاق کے ساتھ ساتھ ریاکاری، تکبر، فخر، خود پسندی، حسد، کینہ، بخیلی، عہدے کی لالچ اور دوسروں کو حقیر جاننے اور نیچا دکھانے جیسی بیماریوں سے پاک ہو، کیا صیام و قیام کی انجام دہی کے ساتھ آپ قلب سلیم بھی رکھتے ہیں؟



سلسلہ مطویۃ بالأردو (171)



ٹھہریے!

آپ سے پوچھنا ہے

قف! أنت مسؤول

اعداد

ندیم اختر سلفی

داعیۃ ہندی

بجمعیۃ الدعوة والإرشاد وتوعية

الجالیات بحوطة سدير

جمعیۃ الدعوة والإرشاد وتوعية الجالیات فی حوطة
تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والدعوة والإرشاد

اگر آپ دل کی کسی بھی ایک بیماری میں ملوث ہیں تو پھر آپ کا صیام بھوک و پیاس اور آپ کا قیام جسمانی تھکاوٹ کی بس ایک ظاہری شکل ہے، دوسروں کے لئے نہ زبان محفوظ اور نہ دل سلامت تو پھر یہ ریاکاری اور ظاہری بناوٹ کے سوا کچھ بھی نہیں، ان بیماریوں کے رہتے ہوئے صیام و قیام کے لئے آپ کا اخلاص کیا گدلا نہیں ہوگا؟

4/ ماہ مبارک میں صیام و قیام کا یہ جذبہ کیا صرف رمضان کے لئے ہے یا اس کے بعد بھی اس کا اثر قائم رہنے والا ہے؟ اگر یہ جذبہ وقتی طور پر ہے تو پھر سوچئے کہ آپ کی یہ محنت کا انجام کیا ہوگا؟

5/ دل بھر بھوک و پیاس برداشت کرنے، تراویح کے لئے لمبا قیام کرنے اور امام کی دعا پر آمین کہنے سے پہلے اپنی اولاد کی تربیت کے متعلق آپ کی کیا محنت اور بھاگ دوڑ ہے، کیونکہ اگر آپ تربیت میں کوتاہ ٹھہرے تو پھر آپ کی یہ انفرادی محنت اور عبادت کس نتیجے پر پہنچے گی خود ہی تصور کر لیجئے، ایک طرف آپ کی یہ نیکی تو دوسری طرف آپ کا بیمار دل اور بگڑی اولاد...

یاد رکھیں! عمل کی قبولیت کے لئے ایک اہم شرط اخلاص ہے جو صرف روزے میں نہیں بلکہ سارے اعمال اور ہر عبادت میں مطلوب ہے، اللہ آپ کی شکل و صورت کو نہیں دیکھتا بلکہ دلوں کو دیکھتا ہے۔

اس لئے صیام و قیام سے پہلے اپنے دل کی بیماری کا علاج کریں، اگر شرک و بدعت دل کے لئے خطرناک ہے تو کینہ کپٹ، حسد، نفرت، بہتان اور بغض و عداوت بھی دل کے لئے مہلک امراض ہیں، سحری، تراویح، عمرہ اور حج سے قبل اپنے دل کو ٹٹولئے اور معائنہ کیجئے کہ صیام و قیام اور تلاوت قرآن کا یہ دل متحمل ہے کہ نہیں؟ مردہ ضمیر کے لئے صیام و قیام ایک بہترین موقع ہے، روزہ آپ کے دلوں کی دنیا کو جھنجھوڑتا ہے کہ اس عظیم عمل کی شروعات سے پہلے اپنے دلوں کی اصلاح کیجئے۔

روزہ تو ادب سکھاتا ہے اللہ کے ساتھ، اس کے رسول کے ساتھ اور عوام الناس کے ساتھ، روزہ تو جھکانا سکھاتا ہے اکڑنا نہیں، روزہ تو کبر و غرور کو توڑتا ہے، صبر کی تعلیم دیتا ہے، اندھے جذبات سے روکتا ہے، پرہیزگاری کی مشق کرواتا ہے، کتنے رمضان ہماری زندگی سے گزر گئے اور ہمارے دلوں کی دنیا نہیں بدلی اور ہمارے اندر صبر کا مادہ پیدا نہ ہو سکا، بیمار دل رکھتے ہوئے سجدے بھی کرتے رہے اور روزہ بھی رکھتے رہے، طویل قیام بھی کرتے رہے لیکن دل کی کیفیت نہ بدلی تو ایسے روزے، قیام اور ایسے سجدوں کا کیا فائدہ؟ جو سوالات اوپر کئے گئے ہیں ان پر غور کیجئے اور خود سے جواب مانگئے پھر آپ کو اپنی عبادتوں کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔